

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ - - اللہ تعالیٰ ہمیں اور انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ - - کسی شرعی عذر کے بغیر نماز جماعت ادا نہیں کرتے کچھ لوگ اس سلسلہ میں دنیوی کاموں کے عذر پیش کرتے ہیں۔ اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ضد اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ نماز اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ کسی کو اس میں دخل دینے کا حق نہیں ہے۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کی ہمدردی و خیر خواہی اور منکر کا انکار کرنا تو اہم واجبات میں سے ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْعَدْلِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ... VI ... سورة التوبة

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست (مددگار و معاون) ہیں نیکی اور بھلائی کے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

من راي معي فليقره بيده فان لم يستطع فليمسك يميني فلما تركت يميني فليطع فليهدى ذلك الايمان (صحیح مسلم... ترمذی مستدرک)

"تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے منادے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے سمجھائے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔"

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال صلى الله عليه وسلم الدين النبوة فثامن يا رسول الله قال: فذو الجوارح ورسول الله للمسلمين دعاهم

(صحیح مسلم)

"دین ہمدردی اور خیر خواہی کا نام ہے" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے لئے ہمدردی و خیر خواہی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے اس کے رسول کے لئے مسلمان حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے"

ان دونوں حدیثوں کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں بیان فرمایا ہے:

بلاشبک و شبہ بغیر کسی عذر کے نماز جماعت ترک کرنا ان منکرات میں سے ہے۔ جن سے منع کرنا ضروری ہے کیونکہ مردوں کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ پانچوں نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کریں اور یہ بہت سے دلائل سے ثابت ہے مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

من سمع النداء فليجاءه فاصلا لا الا من عذر (سنن ابن ماجہ)

"جو شخص آذان سے اور پھر نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔"

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس کی سند جدید ہے اس طرح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک نابینا آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد میں لے جائے تو کیا میرے لئے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لی تسع انداء بالصلاة قال نعم قال فاجب (صحیح مسلم)

"کیا تم نماز کے لئے آذان سنتے ہو؟" تو اس نے کہا "جی ہاں" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پھر آذان کی آواز پر لبیک کہو۔"

(اس مضموم کی اور بہت سی احادیث ہیں)

مسلمان کھلنے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا کوئی دوسرا مسلمان بھائی جب کسی بُرائی سے روکے تو ناراض نہ ہو۔ بلکہ اچھے طریقے سے جواب دے۔ بلکہ اس کا شکر یہ ادا کرے۔ اسے دعاء دے۔ کیونکہ اس نے اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی دعوت دی اور اس کا حق اسے یاد دلایا ہے۔ اور اس کھلنے یہ جائز نہیں کہ داعی حق کے جواب میں تکبر کا اظہار کرے کیونکہ ایسا کرنے والے کی اللہ تعالیٰ نے مذمت کی اور اسے جہنم کے عذاب کی وعید سنائی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِذْ قِيلَ لِمَنْ لَدُنَّ أَلْحَقُوا بِرَبِّكُمْ وَاللَّاتُ وَالْعُتَّىٰ بِاللَّهِ الْحَاقِقِينَ ﴿٢٠٦﴾ ... سورة البقرة

"اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو غرور اس کو گناہوں میں پھنسا دیتا ہے۔ سوائے شخص کو جہنم کی سزاوار ہے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔"

ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہم سب مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

حدا ما عنہی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 459

محدث فتویٰ